



## سوال

(301) وصیت کرنے میں حق تلفی کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحصیل دینہ سے جوہداری محمد غیاث خریداری نمبر 6117 لکھتے ہیں۔ کہ اگر والدین اپنی اولاد کو کسی جائیداد کے متعلق وصیت کر جائیں اور اس میں بے انصافی اور حق تلفی کی گئی ہو اولاد نافرمانی سے بچنے کے لیے اسے قبول کر لے تو کیا جن بچوں پر زیادتی ہوئی ہے۔ وہ بذریعہ عدالت یا پچائیت اس کی تلافی کا مطالبہ کر سکتے ہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے ہاں عام طور پر وصیت کے متعلق افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں بیشتر اوقات یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ جو چیزیں وصیت کے قابل ہوتی ہیں۔ انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "اِنَّکُمْ اَیُّکُمْ اَشْرَکُ مَا لَمْ یُصَلِّ لَیْسَ بِکُمْ اِیْمَانٌ حَتّٰی تَصِلُوْا اَیْمَانَ اللّٰهِ" (صحیح بخاری: الوصیۃ 2738)

چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر وقت اپنی تحریری وصیت لپٹنے پاس رکھا کرتے تھے۔ اور وصیت کے متعلق افراط بائیں طور کیا جاتا ہے کہ جن کے ورثاء کے لئے وصیت ناجائز ہوتی ہے۔ ان کے لئے وصیت کا بندوبست کر دیا جاتا ہے۔ یا جن کے لئے وصیت کرنا جائز ہے ان کے لئے شریعت کی قائم کردہ حد سے زیادہ وصیت کر دی جاتی ہے یا پھر وصیت بے انصافی اور ظلم پر مبنی ہوتی ہے پھر لو احقین اس قسم کی ظلم پر مبنی وصیت کو ایسی ہیٹھ لکیر خیال کرتے ہیں جسے مٹانا اس میں ترمیم کرنا ان کے ہاں کبیرہ گناہ ہے حالانکہ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے جانب داری یا حق تلفی کا اندیشہ رکھتا ہو اگر وہ آپس میں ان کی اصلاح کر دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔" (2/البقرہ: 182)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غلط و صایا کی اصلاح فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک انصاری کی گل جائیداد چھ غلام تھے اس نے وصیت کے ذریعہ انہیں آزاد کر دیا۔ اس کے مرنے اور کفن و دفن کے بعد اس کے ورثاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حقیقت حال سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے مرنے والے کو سخت برا بھلا کہا پھر اس کی وصیت کو کالعدم کرتے ہوئے ان چھ غلاموں کے متعلق قرعہ اندازی کی چھ کا ایک تہائی یعنی دو غلام آزاد کر دیئے اور باقی چار ورثاء کے حوالے فرما کر ان کے نقصان کی تلافی کر دی۔ (صحیح مسلم: الایمان 1668)

دیگر روایات میں اس کے متعلق قول شدید کی وضاحت بھی ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اِنَّکُمْ اَیُّکُمْ اَشْرَکُ مَا لَمْ یُصَلِّ لَیْسَ بِکُمْ اِیْمَانٌ حَتّٰی تَصِلُوْا اَیْمَانَ اللّٰهِ" اس کی حرکت کا پہلے علم ہوتا تو ہم اس کی نماز جنازہ نہیں



پڑھئے" (مسند امام احمد: ج 4 ص 443)

بلکہ ایک روایت میں ہے: "کہ ہم اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرتے۔" (سنن ابی داؤد: العتق 3958)

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں وصیت کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ صورت مسئولہ میں وصیت کے متعلق جو کوتاہی کی گئی ہے۔ لواحقین کو چاہیے کہ پچائیتی سطح پر اس کی اصلاح کی جائے تاکہ مرحوم کی اخروی باز پرس سے نجات ملے۔ ناجائز وصیت کی اصلاح کرنا ضروری ہے اور یہ قرآن کریم کا ایک اہم ضابطہ ہے جس میں کوتاہی نہیں کرتا چاہیے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 324